

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں ایک معمولی کام کی وجہ سے اپنی بیوی سے بہت سخت غصے ہوا اور جب غصہ دور ہوا تو میری بیوی نے مجھے بتایا کہ میں نے اسے غصے کی حالت میں ایک طلاق دے دی ہے۔ میں نے کچھ سوچا کہ کیا شروع کر دیا کہ میں نے اسے طلاق دی ہے یا نہیں لیکن اس کے بارے میں مجھے مکمل طور پر یاد نہیں اور بیوی کو طلاق دینے کی میری کوئی نیت بھی نہ تھی مگر زبان لغزش کھا گئی قصد و ارادہ کے بغیر غصہ غالب آگیا اور چونکہ مجھے یہ بھی اعتماد تھا کہ میری بیوی نے جھوٹ نہیں بولا لہذا میں نے اس وقت رجوع کر لیا لیکن رجوع کیلئے کسی کو گواہ نہیں بنایا بلکہ اس سے میں نے یہ کہہ دیا کہ اس سے میں نے رجوع کر لیا ہے اور پھر بعد میں حسب معمول زندگی بسر کرنا شروع کر دی اور اب جب کہ اس بات پر ایک وقت گزر چکا ہے طرح طرح کے وسوسے دامن گیر ہیں لہذا اسی ہے کہ آپ فتویٰ سے سرفراز فرمائیں گے کہ کیا مذکورہ حالت میں طلاق واقع ہو جاتی ہے؟ اور اگر طلاق واقع ہو جاتی ہے تو کیا مذکورہ طریقہ سے میرا رجوع کرنا صحیح ہے؟ نیز اس صورت میں میرے لئے کیا لازم ہے؟ یاد رہے کہ پاک رجعی طلاق تھی اور عدت کی مدت ختم ہو چکی ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد

: مراجعت صحیح بشرطیکہ عدت کے اندر واقع ہوئی ہو اور سنت یہ تھی کہ آپ دو گواہوں کو بھی اس پر شہادت دے کر عدت کیلئے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

فَإِذَا بَلَغَتِ الْمَرْءُ ثَلَاثِينَ فَاصْبِرْ لَهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَأَوْفِرْ لَهُنَّ مَعْرُوفًا وَأَشْهِدُوا ذُوَى عَدْلِ مِمَّنْ تَقْبَلُوا الشَّهَادَةَ لِلَّهِ ... سورة الطلاق ۲

پھر جب وہ اپنی معیاد یعنی انقضائے عدت کے قریب پہنچ جائیں تو یا تو ان کو چھٹی طرح سے زوجیت میں رہنے دو یا اچھے طریقے سے علیحدہ کر دو اور پہلے میں سے دو منصف مردوں کو گواہ کرو اور گواہوں اللہ کے لئے درست گواہی دینا۔

اہل علم نے اس آیت کریمہ سے استدلال کیا ہے کہ طلاق و رجعت کیلئے گواہی مشروع ہے۔ لہذا زیادہ احتیاط اسی میں ہے کہ آپ اسے طلاق شمار کریں اور اس کے واقع ہونے کا اعتبار کریں کیونکہ آپ نے سوال میں کہا ہے کہ : آپ کی بیوی نے آپ کو یہ یاد دلایا اور آپ کو اس کی بات پر اعتماد ہے اور پھر نبی اکرم نے فرمایا

((فمن اتقى الشبهات استبرأ لدينه وعرضه)) (صحیح البخاری)

”جو شخص شبہات سے بچ گیا اس نے اپنے دین و عرضت کو بچا لیا۔“

: نیز آپ کا یہ بھی ارشاد گرامی ہے

((دع ما يريبك إلى ما لا يريبك)) (جامع الترمذی)

”جس چیز میں شک ہو اسے چھوڑ کر اس کو چیز اختیار کرو جس میں شک نہ ہو۔“

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الطلاق : جلد 3 صفحہ 324

محدث فتویٰ

